مولانا محمد احسن نانوتویؒ

مؤلفہ

محمد ایوب قادری ایم اے

روہیل کھنڈ لٹریری سوسائٹی، بی، ون، ایریا ۱۱ لیاقت آباد کراچی ۱۹

بار اول ایک ہزار

سال طباعت ۱۹۶۶ء

[redacted]

ملنے کے پتے

پاکستان میں
(۱) ادارہ اسلامیات انار کلی بازار، لاہور
(۲) مولوی شمس الدین تاجر کتب نادرہ، مسلم مسجد انارکلی چوک لاہور
(۳) عظیم پبلشنگ ہاؤس خیبر بازار پشاور
(۴) مشتاق بک ڈپو، نزد اردو کالج، شیلڈن روڈ کراچی ۱

انڈیا میں
(۱) مکتبہ نشاۃ ثانیہ معظم جاہی مارکیٹ حیدرآباد دکن
(۲) کتب خانہ الفرقان کچہری روڈ لکھنؤ یوپی
(۳) مکتبہ تجلی دیوبند یوپی
(۴) کتب خانہ انجمن ترقی اردو جامع مسجد دہلی

مطبوعہ: جاوید پریس کراچی

فہرست مضامین

نے سرائے خام بریلی میں ایک اور مدرسہ اشاعت العلوم قائم کیا ان دونوں درسگاہوں سے علوم و افکار ولی اللہی کی خاص طور سے نشر و اشاعت ہوتی رہی۔

دور مخالفت

مولانا محمد احسن بریلی میں علوم اسلامی کی گرانقدر خدمات انجام دے رہے تھے۔ مولانا کے مطبع صدیقی سے اسلامی و تبلیغی لٹریچر خصوصاً حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے علوم و افکار کی خوب نشر و اشاعت ہو رہی تھی۔ مولانا بریلی کالج کے علاوہ طلباء کو گھر پر بھی درس دیتے تھے تصنیف و

(بقیہ ص ۸۳) سے بھی حاصل کی۔ عنفوان شباب میں مدرسہ فیض عام کان پور میں درس دیا ... میں بریلی میں مدرسہ قائم کیا اور تا وفات اسی مدرسہ میں علوم دینیہ کا درس دیتے رہے ... صفر ۱۳۶۳ھ (۱۹۴۴ء) کو انتقال ہوا۔ مدرسہ اشاعت العلوم (سرائے خام بریلی) میں دفن ہوئے ان کے حلقہ تلامذہ میں مولانا خیر محمد جالندھری جیسے اکابر علماء داخل ہیں مولوی عزیز الدین عطائی نے مندرجہ ذیل قطعہ تاریخ وفات کہا ہے۔

گزشتی آہ مولانائے لیسین	زمرگ تو بسر کوہ غم افتاد
برآمد جان زسر شد سال فوتت	مقام تو بہشت جاوداں باد
۳	۱۳۶۶ - ۳ = ۱۳۶۳ھ

مولانا محمد لیسین نے تین صاحبزادے قاری عبد العزیز، مولوی عبد الرشید اور حافظ عبد الحی یادگار چھوڑے۔ قاری عبد العزیز خاکسار راقم پر کرم فرماتے تھے اول الذکر دونوں حضرات کا انتقال ہو چکا ہے مدرسہ اشاعت العلوم بریلی کے مہتمم مولانا مرحوم کے خویش مولوی عبد الرؤف صاحب ساکن بھتاری ضلع بلند شہر ہیں۔ (مکتوب گرامی مولانا خیر محمد جالندھری بنام راقم ۱۳ جمادی الآخر ۱۳۸۲ھ)

تالیف کا سلسلہ قائم تھا مدرسہ مصباح التہذیب بریلی کے ذریعہ اسلامی علوم و فنون کی تعلیم جاری تھی مولانا محمد احسن کی یہ مذہبی و علمی خدمات بعض مسائل میں اختلاف کی وجہ سے بعض علماء کو ناگوار ہوئیں جن میں مولوی نقی علی خاں[1] بریلوی خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ صورت یہ ہوئی کہ ۱۲۸۸ھ (۱۸۷۱ء) میں شیخو پور ضلع بدایوں میں مسئلہ امکان و امتناع نظیر پر مولانا عبد القادر بدایونی (المتوفی ۱۳۱۹ھ ۱۹۰۱ء) اور شمس العلماء امیر احمد سہسوانی کے درمیان ایک مناظرہ منعقد ہوا مولوی محمد نذیر سہسوانی (المتوفی ۱۲۹۹ھ ۱۸۸۱ء) نے ہر دو فریق کے مفصل حالات و تحریرات پر مشتمل ایک کتاب "مناظرہ احمدیہ" کے نام سے طبع کرادی تحریرات مناظرہ میں اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ

"ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم و نوح کنوحکم و ابراہیم کابراہیمکم و موسیٰ کموسٰکم و عیسیٰ کعیسٰکم و نبی کنبیکم"

زیر بحث آیا مرتب رسالہ مولوی محمد نذیر سہسوانی نے آخر کتاب میں ایک جملہ یہ بھی لکھ دیا ہے[2]

مولوی محمد احسن صدیقی نانوتوی بھی اسی (صحت اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ) کے معتقد ہیں اور اسی مضمون پر ان کی مہر ثبت ہے اور اسی کے

---

[1] مولوی نقی علی خاں بن مولوی رضا علی خاں بھڑیچ ۱۲۴۶ھ (۱۸۳۰ء) میں بریلی میں پیدا ہوئے ۱۲۹۴ھ (۱۸۷۷ء) میں شاہ آل رسول مارہروی سے بیعت ہوئے یہ عمر کا آخری زمانہ تھا ۱۲۹۷ھ (۱۸۸۰ء) میں انتقال ہوا۔ مولوی نقی علی خاں کی تالیفات میں سرور القلوب فی ذکر المحبوب اور جواہر البیان فی اسرار الارکان مشہور ہیں (تذکرہ علمائے ہند ص ۵۰۳)

[2] مناظرہ احمدیہ مرتبہ محمد نذیر سہسوانی ص ۷۴ (مطبع شعلہ طور کانپور ۱۲۸۹ھ)

اور علمائے دین قائل اور معتقد ہیں؟

صحت اثر ابن عباس رضؓ کے متعلق مولانا عبد الحیٔ فرنگی محلی نے ایک فتویٰ مرتب کیا تھا جس پر مفتی سعد اللہ مراد آبادی کی تصدیق بھی مولانا عبد الحیٔ فرنگی محلی نے اس فتویٰ پر مولانا محمد احسن سے بھی تصدیق و تصویب کے لئے مہر کرائی تھی اسی کا حوالہ محمد نذیر سہسوانی نے مندرجہ بالا اقتباس میں دیا ہے۔

محمد نذیر سہسوانی کے نقل کردہ اقتباس پر مولانا محمد احسن کی تکفیر کی گئی۔

رجب ۱۲۹۰ھ / ۱۸۷۳ء میں مدرسہ مصباح التہذیب ختم ہو گیا۔ مخالفت کا سلسلہ ہیں ختم نہیں ہوا بلکہ نماز عید الفطر (شوال ۱۲۹۰ھ / ۱۸۷۳ء) کے موقعہ پر مولوی نقی علی خاں نے عیدگاہ میں مولانا محمد احسن کے نماز پڑھانے کو بھی پسند نہیں کیا اگرچہ مولانا محمد احسن ایک مدت سے عیدین کی امامت کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ مولانا محمد احسن نے اس صورت حال کو دیکھ کر درج ذیل تحریر لکھنی ضروری سمجھی [۱]

"اگر سید احمد شاہ صاحب نماز عیدگاہ میں پڑھادیں گے تو کسی طرح کا نزاع اور تکرار پیش نہ ہوگا نہ ہماری طرف سے نہ ہمارے دوستوں کی طرف سے اور در صورت نہ ہونے یا انکار کرنے سید صاحب کے قاضی غلام حمزہ صاحب کا امام ہونا مناسب ہے اس پر بھی کچھ تکرار نہ ہوگی اگر انہوں نے بھی قبول نہ کیا تو ہم کو کچھ بحث نہیں کسی کی امامت سے ہماری طرف سے نزاع نہ ہوگی۔"

---

[۱] تنبیہ الجہال صفحہ ۱۷

مگر صورت حال میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی تو پھر مولانا محمد احسن نے مولوی نقی علی خاں کو عیدگاہ سے یہ پیغام بھجوایا کہ [۱]

"میں نماز پڑھنے کو آیا ہوں پڑھانا نہیں چاہتا آپ تشریف لائیے جسے چاہئے امام کیجئے میں اس کا اقتدار کروں گا۔"

مگر عیدگاہ میں نماز مولانا محمد احسن ہی نے پڑھائی۔ دوسرے لوگوں نے مولوی نقی علی خاں کے اقتداء میں حسین باغ (بریلی) میں نماز عید ادا کی۔ نماز عید کے بعد مولوی نقی علی خاں نے اثر ابن عباس رضؓ کی صحت تسلیم کرنے کی وجہ سے مولانا محمد احسن کی تکفیر کی۔ مولانا محمد احسن نے آخر میں مولوی نقی علی خاں کے ایک ساتھی رحمت حسین کو یہ لکھا [۲]

"جناب مخدوم و مکرم بندہ دام مجدہم۔ پس از سلام مسنون التماس یہ ہے کہ واقع میں جواب مرسلہ مولوی نقی علی خاں صاحب میری تحریر کے مطابق ہے میں نے یہ جواب اس جواب کا خلاصہ لکھا تھا جو مولوی عبد الحیٔ فرنگی محلی نے لکھا تھا اور اس پر تصدیق مفتی سعد اللہ صاحب کی بھی ہے اور مطبع علوی علی بخش خاں (لکھنؤ) میں چھپا ہے۔ اور زبانی سامنے شاہ نظام حسین صاحب کے میں نے یہ اقرار کیا کہ مجھ کو اس تحریر پر اصرار نہیں جس وقت علماء کے اقوال یا کتب مستندہ سے آئی غلطی ثابت ہوگی میں فوراً اس کو مان لوں گا مگر مولوی صاحب

---

[۱] تنبیہ الجہال صفحہ ۱۶

[۲] تنبیہ الجہال صفحہ ۱۵

نے براہِ مسافر نوازی کوئی غلطی تو ثابت نہ کی اور نہ مجھ کو اس کی اطلاع دی بلکہ اول ہی کفر کا حکم شائع فرمایا اور تمام بریلی میں لوگ اس طرح کہتے پھرے خیر میں نے خدا کے حوالے کیا اگر اس تحریر سے میں عند اللہ کافر ہوں تو توبہ کرتا ہوں خدا تعالیٰ قبول کرے زیادہ نیاز ــــ عاصی محمد احسن عفی عنہ"

مولوی نقی علی خاں اس تحریر سے بھی مطمئن نہ ہوئے ان کی رائے میں اثر ابن عباسؓ کی صحت قبول کرنے کے بعد مولانا محمد احسن منکر خاتم النبین ٹھہرتے تھے اس لئے مولوی نقی علی خاں نے رام پور سے ایک فتویٰ منگوایا جس کی رو سے مولانا محمد احسن کی تکفیر مشتہر کی گئی[۱] اس کے بعد مولانا محمد احسن نے اپنی صفائی بہ اشتہار ذیل پیش کی[۲]

"عید الفطر کے روز سے چرچا ہو رہا تھا کہ مولوی نقی علی خاں صاحب نے ایک استفتاء رام پور سے منگوایا ہے، جس کی رو سے میری تکفیر مشتہر کی وہ استفتاء میری نظر سے بالتفصیل نہیں گزرا بعد تشریف آوری مولوی محمد یعقوب علی خاں صاحب کے اس کی نقل میں نے مفصل دیکھی اور اس عقیدہ والے کی تکفیر پر میں بھی علماء کے ساتھ متفق ہوں یعنی جو شخص خاتم النبین سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی دوسرے کو جانے اور آپ کی

---

[۱] اس فتوے کے لئے دیکھئے تنبیہ الجہال ص ۲۵-۲۹

[۲] تنبیہ الجہال ص ۲۲-۲۳

نبوت کو مخصوص کسی طبقے کے ساتھ مانے وہ شخص میرے نزدیک بھی خارج از دائرہ اسلام اور کافر ہے لہذا بہ نظر دور کرنے مظنہ عوام کے یہ اشتہار دیتا ہوں کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا نہ کوئی نبی خاتم النبین ہوا نہ ہوگا پس خلاف اس عقیدہ کے غیر صحیح اور غلط تصور کیا جائے۔

المشتہر محمد احسن صدیقی"

مولانا محمد احسن نے مندرجہ ذیل استفتا اثر ابن عباسؓ کے متعلق مولانا محمد قاسم اور مولانا عبد الحئی فرنگی محلی کو بھیجا[۱]

"کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس باب میں کہ زید نے بہ تتبع ایک عالم کے جس کی تصدیق ایک مفتی مسلمین نے بھی کی تھی درباره قول ابن عباسؓ جو در منثور وغیرہ میں ہے ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم ونوح کنوحکم وابراھیم کابراھیمکم و عیسیٰ کعیسٰکم ونبی کنبیکم کے یہ عبارت تحریر کی کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ حدیث مذکور صحیح اور معتبر ہے اور زمین کے طبقات جدا جدا ہیں اور ہر طبقہ میں مخلوق الٰہی ہے اور حدیث مذکور سے ہر طبقہ میں انبیا کا ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن اگرچہ ایک ایک خاتم کا ہونا طبقات باقیہ میں ثابت ہوتا ہے مگر اس کا مثل ہونا

---

[۱] مجموعۃ الفتاوی از مولانا عبد الحئی فرنگی محلی جلد اول ص ۱۴۱-۱۴۵ (مطبع یوسفی لکھنؤ ۱۳۲۱ھ)

ہمارے خاتم النبیین کے ثابت نہیں اور نہ یہ میرا عقیدہ ہے کہ وہ خاتم مماثل آنحضرت صلعم کے ہوں اس لئے کہ اولاد آدم جس کا ذکر لقد کرمنا بنی آدم میں ہے اور سب مخلوقات سے افضل ہے تو بلاشبہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہوئے پس دوسرے طبقات کے خاتم جو مخلوقات میں داخل ہیں آپ کے مماثل کسی طرح نہیں ہوسکتے انتہی اور باوجود اس تحریر کے مزید یہ کہتا ہے کہ اگر شرع سے اس کے خلاف ثابت ہوگا تو میں اس کو مان لوں گا۔ میرا اصرار اس تحریر پر نہیں پس علمار شرع سے استفسار یہ ہے کہ الفاظ حدیث ان سطور کے متحمل ہیں یا نہیں اور زید بوجہ اس تحریر کے کافر یا فاسق یا خارج اہل سنت وجماعت سے ہوگا یا نہیں بینوا وتوجروا۔"

مولانا محمد قاسم نانوتوی نے اس کے جواب میں ایک مکمل رسالہ تحذیر الناس تحریر فرمایا۔ تحذیر الناس کے آخر میں مولانا عبدالحئی فرنگی محلی کا جواب بھی شامل ہے اور اس پر مفتی محمد نعیم کی بھی تصویب ہے۔

مولانا عبدالحئی فرنگی محلی (ف ۱۳۰۴ھ / ۱۸۸۶ء) نے اس موضوع پر "زجر الناس علی انکار اثر ابن عباس (۲) الآیات البینات علیٰ وجود الانبیار فی الطبقات (۳) دافع الوسواس فی اثر ابن عباس تین مستقل رسالے لکھے ہیں [1] آخر الذکر رسالہ ہمارے پیش نظر ہے یہ رسالہ مولانا عبدالحئی نے کشف الالتباس فی اثر ابن عباس کے رد

---

[1] مقدمہ عمدۃ الرعایہ فی حل شرح الوقایہ از مولانا عبدالحئی فرنگی محلی ص ۳۹-۳۲ (مطبع یوسفی لکھنؤ ۱۹۲۲ء)

میں لکھا ہے [1] اس موضوع پر مولانا عبدالحئی فرنگی کے مجموعۃ الفتاویٰ جلد اول میں تین فتوے بھی شامل ہیں جن پر مولانا عبدالحئی فرنگی محلی کے علاوہ دوسرے علماء مفتی محمد سعد اللہ، محمد لطف اللہ، محمد نعیم، محمد ابراہیم بن مولوی علی محمد، مولوی محمد عبداللہ حسینی، ابوالخیر محمد معین الدین، مولوی امیر احمد سہسوانی، مولوی محمد حسین حبیب اللہ، شریف حسین، محمد عبدالعلی، محمد عبدالعزیز شہاب الدین غزنوی، عبدالغفور لاہوری اور محمد عبدالغفار ٹونکی کی تصدیق وتصویب موجود ہیں [2] اس مسئلہ کی تائید میں ایک رسالہ نصر المومنین فی رد قول الجاہلین بھی لکھا گیا مگر اس کی تفصیل معلوم نہ ہوسکی [3]

اثر ابن عباس کی بحث اور مناظرہ احمدیہ اور تحذیر الناس کے جواب میں کئی رسالے لکھے گئے ہمارے مطالعہ وعلم میں درج ذیل رسالے آتے ہیں۔

(۱) **تحقیقات محمدیہ حل اوہام نجدیہ** ۱۲۸۹ھ / ۱۸۷۲ء۔ مولوی فضل مجید بدایونی المتوفی ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء (تلمیذ مولانا عبدالقادر بدایونی) نے مناظرہ احمدیہ کے جواب میں یہ رسالہ لکھا ہے۔ یہ رسالہ مطبع الٰہی آگرہ میں چھپا ہے۔

(۲) **الکلام الاحسن** | مولانا محمد احسن نانوتوی کے رد میں مولوی ہدایت علی بریلوی کا رسالہ ہے۔

---

[1] دافع الوسواس فی اثر ابن عباس از مولانا عبدالحئی ص ۲ (مطبع علوی لکھنؤ ۱۹۳۳ء)

[2] مجموعۃ الفتاویٰ از مولانا عبدالحئی فرنگی محلی جلد اول ص ۱۰۰-۱۱۲، ص ۹۹-۱۲۱-۱۳۵

[3] تنبیہ الجہال ص ۶۱

(۲) **تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال** ۱۲۹۱ھ / ۱۸۷۴ء مولانا مفتی حافظ بخش[1] بدایونی (تلمیذ مولانا عبدالقادر بدایونی) کے نام سے مطبع بہار ہندوستان لکھنؤ میں چھپا ہے اس رسالہ میں بھی مناظرہ احمدیہ اور تحذیر کا رد کیا گیا ہے مولوی نقی علی خاں کی حمایت کی گئی ہے اور مولانا محمد احسن اور مولوی امیر حسن سہسوانی کی مذمت کی گئی ہے۔

(۳) **قول الفصیح** مولوی فصیح الدین بدایونی (تلمیذ مولانا عبدالقادر بدایونی) نے تحذیر الناس کے جواب میں یہ رسالہ مطبع ماہتاب ہند میرٹھ سے ۱۲۹۵ھ میں شائع کیا اس رسالہ کا جواب مولانا محمد قاسم نانوتوی نے لکھا ہے یہ قلمی رسالہ دستخطی مولانا محمد قاسم نانوتوی انجمن ترقی اردو کراچی کے کتب خانہ خاص میں موجود ہے اس مخطوطہ کا نمبر الف ب ۲۴/۳۰۹ ہے۔

۱؎ مولانا حافظ بخش ولد شیخ خدا بخش ۱۲۶۵ھ / ۱۸۴۸ء میں قصبہ آنولہ ضلع بریلی میں پیدا ہوئے حفظ قرآن اور ابتدائی تعلیم کی تحصیل اپنے نانا مولوی قاری حافظ امام بخش سے کی ۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۸ء میں مدرسہ قادریہ بدایوں پہنچے ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں جملہ علوم عقلیہ ونقلیہ سے فراغت حاصل کی آپ کے اساتذہ میں مولانا فضل رسول بدایونی مولانا عبدالقادر بدایونی اور مولوی نور احمد بدایونی خاص طور سے قابل ذکر ہیں ۱۲۹۸ھ / ۱۸۸۰ء میں مدرسہ محمدیہ بدایوں میں مدرس مقرر ہوئے بدایوں کے مفتی اور نائب قاضی رہے جمادی الآخر ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء میں انتقال ہوا درگاہ قادری بدایوں میں دفن ہوئے آپ کے نامور فرزند مولانا قدیر بخش بدایونی تھے جو مدرسہ تعلیم الاسلام جے پور میں صدر مدرس تھے بنہایت خلیق، نیک صفت اور فرشتہ خصال تھے ۱۳ نومبر ۱۹۵۶ء کو حیدرآباد سندھ انتقال ہوا مولانا مفتی حافظ بخش پر راقم کا ایک مفصل مقالہ العلم جنوری تا مارچ ۱۹۵۷ء میں شائع ہوا ہے۔

(۴) **افادات صمدیہ** مولوی عبدالصمد سہسوانی المتوفی ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۶ء (تلمیذ مولانا عبدالقادر بدایونی) نے مولوی امیر حسن سہسوانی کے رد میں لکھا ہے اس میں افادات ترابیہ کا جواب دیا گیا ہے[1] بحث امتناع نظیر کی ہے۔

(۵) **رد رسالہ قانون شریعت** مولوی عبدالصمد سہسوانی کے شاگرد منشی الٰہی بخش ساکن پھپوند ضلع اٹاوہ نے مولوی امیر حسن سہسوانی کے رد میں یہ رسالہ لکھا ہے[2]

(۶) **ابطال اغلاط قاسمیہ** ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۲ء مولوی عبید اللہ امام جامع مسجد بمبئی (مرید مولانا فضل رسول بدایونی) کے ایما پر ایک شخص عبدالغفار نے تحذیر الناس کے رد میں یہ رسالہ ترتیب دیا ہے مرتب رسالہ عبدالغفار کا یہ کہنا ہے کہ مولانا محمد قاسم نانوتوی اور مولوی محمد شاہ پنجابی (ف ۱۳۰۵ھ) کے درمیان دہلی میں تحذیر الناس کے مضامین پر مناظرہ ہوا دونوں صاحبوں کے اقوال سے ایک استفتاء مرتب کرکے مولانا محمد قاسم کے خلاف عبدالغفار نے علماء سے دستخط کرائے اس رسالہ پر دوسرے حضرات کے ساتھ مولانا عبدالقادر بدایونی، مولوی محب احمد بدایونی (تلمیذ مولانا عبدالقادر بدایونی) مولوی فصیح الدین (مؤلف قول الفصیح) مولوی عبید اللہ، امام جامع مسجد بمبئی وغیرہ کے دستخط ہیں۔

(۷) **فتاوائے بے نظیر در نفی آنحضرت بشیر ونذیر** اس رسالہ میں ان تمام علماء کے

۱؎ ۲؎ طوالع الانوار از مولوی انوار الحق بدایونی ص ۸۹ مطبع صادق پریس سیتاپور ۱۲۹۷ھ

فتوے بھیجا شامل ہیں جو صحت اثر ابن عباس رض کے قائل نہ تھے بدایوں اور بریلی کے علماء خاص طور سے قابل ذکر ہیں یہ رسالہ مطبع اسدی میں چھپا ہے۔

(۸) **کشف الالتباس فی اثر ابن عباس** | اس رسالہ کی تفصیل معلوم نہ ہو سکی

(۹) **قسطاس فی موازنۃ اثر ابن عباس** | مولانا شیخ محمد تھانوی کی اس موضوع پر قابل قدر تصنیف ہے

حقیقت یہ ہے کہ سب سے پہلے مولانا فضل حق خیرآبادی (ف ۱۲۷۸ھ / ۱۸۶۱ء) نے تقویۃ الایمان (مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی شہید ۱۸۳۱ء) کی ایک عبارت "اس شہنشاہ کی تو یہ شان ..... کی برابر پیدا کر ڈالے" پر امتناع نظیر اور امکان نظیر کی بحث چھیڑی اور ایک مختصر سا رسالہ اس کے رد میں لکھا پھر تو اس سلسلہ نے اس قدر طول کھینچا کہ برصغیر پاک و ہند کے علماء نے اس مسئلہ پر بہت سے رسالے لکھے اور مناظرے کئے یہاں تک کہ بیچارے غالب دہلوی (ف ۱۸۶۹ء) سے بھی مولانا فضل حق نے اس سلسلہ میں ایک مثنوی لکھوائی، تقریباً پون صدی تک اس مسئلہ سے برصغیر پاک و ہند کی فضا گونجتی رہی۔

یہاں اس امر کی طرف بھی اشارہ کرنا ضروری ہے کہ اثر ابن عباس کے مسئلہ میں علمائے بریلی اور بدایوں نے مولانا محمد احسن کی بڑی شد و مد سے مخالفت کی، بریلی میں اس محاذ کی قیادت مولوی نقی علی خاں کر رہے تھے اور بدایوں میں مولوی عبد القادر بدایونی بن مولانا فضل رسول بدایونی سرخیل جماعت تھے، یہی بریلی اور دیوبند کی مخالفت کا نقطہ آغاز تھا جو بعد کو ایک بڑی وسیع خلیج کی شکل اختیار کر گیا۔

ترک سکونت بریلی | مولانا محمد احسن نے بریلی کالج سے کب پنشن

حاصل کی اور کب بریلی چھوڑی۔ اس کے متعلق کوئی صحیح تاریخ نہیں ملتی ہے۔ شاہجہانپور میں پہلا میلہ خدا شناسی ۸ مئی ۱۸۷۶ء کو منعقد ہوا تھا اس میں مولانا محمد احسن اور مولوی محمد منیر ہی کی تحریک پر مولانا محمد قاسم نانوتوی بلائے گئے اور واپسی میں مولانا محمد قاسم نانوتوی بریلی مولانا محمد احسن ہی کے یہاں مقیم تھے۔ مولانا محمد قاسم (نانوتوی) مولانا محمد ابو المنصور دہلوی کو اپنے ایک خط مورخہ ۳۰ محرم ۱۲۹۴ھ (مطابق ۱۴ فروری ۱۸۷۷ء) میں لکھتے ہیں [1]

"پرسوں بندہ کمترین نواح بریلی سے لوٹ کر آیا اور کل آپ کا عنایت نامہ بعد واپسی یہیں مجھ کو ملا اور مطالعہ سے مشرف ہوا مہر درخشاں کے دونوں پرچے اور رسالہ بتیان آپ کے عنایت کئے ہوئے بریلی ہی رہے مہر درخشاں کے پرچے تو مولوی محمد منیر (برادر مولانا احسن) نے رکھ لئے"

اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۴ فروری ۱۸۷۷ء تک مولوی محمد منیر اور مولانا محمد احسن بریلی میں تھے ۱۸۷۷ء میں بریلی کالج ناقابل برداشت مصارف کی وجہ سے بند کر دیا گیا [2] لہٰذا معلوم ایسا ہوتا ہے ۱۸۷۷ء کے تعلیمی سال کے اختتام کے بعد مولانا محمد احسن نے بریلی چھوڑی ہوگی۔ اس کے بعد بھی مولانا محمد احسن کبھی کبھی بریلی آتے رہے۔

---

[1] عین الیقین مرتبہ مہدی حسن ص ۴۳-۴۴

[2] بریلی کالج، بریلی ص ۱